

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي

Let's Enlighten Ourselves with the Qur'an

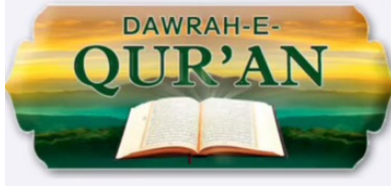
DAWRAH-E- QUR'AN



DR. FARHAT HASHMI

Juz 6

**Mindmaps, Summary
&
Action Points**



پارہ: 6

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

حمد و ثنا

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَزَّ وَاقْتَدَرَ، وَعَلَا وَقَهَرَ، لَا مَلْجَا وَلَا مُلْتَجَا مِنْهُ اِلَّا اِلَيْهِ، وَلَا مَحِيْدَ وَلَا مَفَرَّ،
اُحْمَدُهُ سُبْحَانَهُ وَاَشْكُرُهُ، وَقَدْ تَأَذَّنَ بِالزِّيَادَةِ لِمَنْ شَكَرَ، وَاتُّوْبُ اِلَيْهِ وَاَسْتَغْفِرُهُ.

اللہ کے لیے تمام قسم کی حمد ہے، جو طاقت و ر غالب اور صاحب اقتدار ہے، جو بلند اور غالب ہے، اور اس کی پکڑ سے بچنے کی کوئی جگہ اور پناہ گاہ نہیں مگر اسی کی طرف، نہ ہی دور بھاگنے کی جگہ ہے اور نہ فرار ہونے کی جگہ ہے (مگر اسی کی طرف ہے)،
میں اللہ سبحانہ کی حمد بیان کرتی ہوں اور اس کا شکر بجالاتی ہوں، اور اللہ نے اعلان فرمادیا ہے کہ جو شکر کرے گا وہ اس کو زیادہ دے گا،
میں اسی کی طرف توبہ کرتی ہوں اور اسی سے استغفار کرتی ہوں۔



سُورَةُ النِّسَاءِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

لَا يُحِبُّ اللَّهُ

نہیں پسند کرتا اللہ

الْجَهْرَ بِالسُّوءِ مِنَ الْقَوْلِ

آواز بلند کرنا ساتھ بری بات کے

إِلَّا مَنْ ظَلَمَ

مگر جس پر ظلم کیا گیا ہو

وَكَانَ اللَّهُ سَمِيعًا عَلِيمًا ﴿١٤٨﴾

اور ہے اللہ خوب سننے والا خوب جاننے والا

لَا يُحِبُّ اللَّهُ الْجَهْرَ بِالسُّوءِ مِنَ الْقَوْلِ إِلَّا مَنْ ظَلَمَ
وَكَانَ اللَّهُ سَمِيعًا عَلِيمًا (148)

برائی کے ساتھ آواز بلند کرنے کو اللہ پسند نہیں فرماتا مگر یہ کہ کسی پر ظلم
ہوا ہو اور اللہ خوب سننے والا، خوب جاننے والا ہے۔
کسی کا دینی و دنیوی عیب سرعام بتانا جائز نہیں

• لَا يُحِبُّ اللَّهُ الْجَهْرَ بِالسُّوءِ

بري باتیں عام کرنا

بري باتوں کو نشر کرنا

♦ کسی کا دینی یا دنیوی عیب سرعام بتانا درست نہیں

♦ اگر کسی شخص میں کوئی خامی پائی جاتی ہے،

کوئی عیب پایا جاتا ہے تو اس کو سرعام ذلیل کرنا جائز نہیں ہے

♦ اور نہ ہر شخص کو بتانا جائز ہے

♦ کیونکہ یہ غیبت ہے اور غیبت حرام فعل ہے

لَا يُحِبُّ اللَّهُ

جو چیز اللہ کو پسند نہیں وہ ہمیں بھی پسند نہیں ہونی چاہئے

البتہ ظالم کے خلاف آواز بلند کی جاسکتی ہے

- ♦ اگر کوئی شخص ظلم پر اتر آئے تو مظلوم کو حق حاصل ہے کہ وہ اس کی زیادتی کے خلاف آواز بلند کرے،
- ♦ خصوصاً جہاں آواز بلند کرنے سے اس پر ظلم رک سکتا ہو، یا اس کا مداوا ہو سکتا ہو۔
- ♦ لوگوں کو اس کے ظلم سے بچانے کے لیے اس کا عیب بیان کرنا بھی جائز ہے۔

ضعیف روایت بیان کرنے والے راویوں پر جرح کی گئی ہے کیونکہ اس سے دین کو محفوظ کرنا مقصود تھا

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”غنی آدمی کا حق ادا کرنے میں دیر کرنا، یا ٹال مٹول کرنا اس کی سزا اور اس کی عزت کو حلال کر دیتا ہے۔“

زیادتی میں پہل کرنے والے کو آگے سے جواب دینے کی رخصت ہے

ظالم کے حق میں بددعا کرنے کا جواز ہے

اللہ اچھی بات کو پسند کرتا ہے مثلاً ذکر الہی، اچھا اور نرم پاکیزہ کلام

معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ، صحابہ نے رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک آدمی کا ذکر کیا اور انہوں نے کہا: جب تک اُسے کھلایا نہ جائے وہ کھاتا نہیں اور جب تک اُسے سوار نہ کیا جائے وہ سوار نہیں ہوتا۔ تو نبی ﷺ نے فرمایا: تم لوگوں نے اُس کی غیبت کی ہے۔ صحابہ نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! جو اُس میں ہے وہی ہم نے بیان کیا ہے۔ آپ نے فرمایا: (غیبت کے لیے) تمہیں یہی کافی ہے کہ تم اپنے بھائی (کے اس عیب) کا ذکر کرو جو اُس میں ہے۔

دوسروں کو رسوا کرنے کی ممانعت

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے نہ اس پر ظلم کرتا ہے اور نہ ہی اسے رسوا کرتا ہے اور نہ اسے حقیر سمجھتا ہے۔

• رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری تمام امت کو معاف کیا جائے گا سوائے گناہوں کو کھلم کھلا کرنے والوں کے اور گناہوں کو کھلم کھلا کرنے میں یہ بھی شامل ہے کہ ایک شخص رات کو کوئی (گناہ کا) کام کرے اور اس کے باوجود کہ اللہ نے اس کے گناہ کو چھپا دیا ہے مگر صبح ہونے پر وہ کہنے لگے کہ اے فلاں! میں نے کل رات فلاں فلاں برا کام کیا تھا۔

وَرُسُلًا قَدْ قَصَصْنَاهُمْ عَلَيْكَ مِنْ قَبْلُ وَرُسُلًا لَمْ نَقْصُصْهُمْ عَلَيْكَ وَكَلَّمَ اللَّهُ

مُوسَى تَكْلِيمًا (164)

اور اس سے پہلے ہم نے بہت سے رسولوں کے قصے آپ سے بیان کیے ہیں اور بہت سے رسول ایسے ہیں جن کے قصے ہم نے آپ سے بیان نہیں کیے اور اللہ نے موسیٰ سے کلام کیا جیسے کلام کیا جاتا ہے۔

موسیٰ علیہ السلام کا رب سے مکالمہ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ موسیٰ علیہ السلام نے اپنے رب سے چھ چیزوں کے بارے میں سوال کیا۔ اور ان کا خیال یہ تھا کہ یہ ان کے لیے خاص ہیں۔ اور ساتویں چیز کو موسیٰ ناپسند کرتے تھے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جو مجھے یاد رکھتا ہے اور بھولتا نہیں۔

اللہ نے فرمایا: جو میری ہدایت کی پیروی کرتا ہے۔

اللہ نے فرمایا: جو لوگوں کے لیے اس طرح فیصلہ کرتا ہو جس طرح وہ اپنی ذات کے لیے کرتا ہے۔

اللہ نے فرمایا: جو علم سے سیر نہیں ہوتا اور لوگوں کے علم کو اپنے علم کی طرف جمع کرتا ہے۔

اللہ نے فرمایا: جو مقابل پر قدرت پانے کے باوجود معاف کر دے۔

اللہ نے فرمایا: جس کو جو کچھ دیا جائے وہ اس پر راضی ہو جائے۔

اللہ نے فرمایا: جسکی حالت ناقص کر دی گئی ہو۔ (یعنی ضرورت سے زائد چاہنے والا)

موسیٰ علیہ السلام نے کہا

1۔ اے میرے رب تیرا کون سا بندہ بہت زیادہ متقی ہے؟

2۔ موسیٰ علیہ السلام نے پوچھا تیرا کون سا بندہ بہت زیادہ ہدایت یافتہ ہے؟

3۔ پوچھا تیرا کون سا بندہ سب سے زیادہ منصف ہے؟

4۔ موسیٰ علیہ السلام نے پوچھا تیرا کون سا بندہ سب سے زیادہ علم والا ہے؟

5۔ پوچھا تیرا کون سا بندہ سب سے زیادہ معزز ہے؟

6۔ (پھر) پوچھا تیرا کون سا بندہ بہت زیادہ مالدار ہے؟

7۔ پوچھا تیرا کون سا بندہ سب سے زیادہ فقیر ہے؟

سُورَةُ الْمَائِدَةِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا

اے لوگو جو ایمان لائے ہو

أَوْفُوا بِالْعُقُودِ

پورا کرو عہد و پیمان کو

بِهَيْبَةِ الْأَنْعَامِ

چوپائے مویشیوں کے

أُحِلَّتْ لَكُمْ

حلال کر دیئے گئے تمہارے لیے

إِلَّا مَا يُثَلَىٰ عَلَيْكُمْ

سوائے ان کے جو پڑھے جائیں گے تم پر

وَأَنْتُمْ حُرُمٌ

جب کہ تم (حالت) احرام میں ہو

غَيْرَ مُحِلِّي الصَّيْدِ

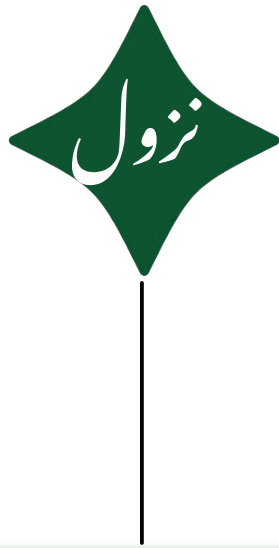
نہ حلال کرنے والے ہو شکار کو

إِنَّ اللَّهَ يَحْكُمُ مَا يُرِيدُ ①

بے شک اللہ وہ فیصلہ کرتا ہے جو وہ چاہتا ہے

سُورَةُ الْمَائِدَةِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ



• عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ پر سورۃ المائدہ اس حال میں نازل ہوئی کہ آپ ﷺ اپنی سواری پر سوار تھے، وہ سواری آپ ﷺ کا بوجھ برداشت نہ کر سکی اور نبی ﷺ کو اس سے اترنا پڑا۔

• جبیر بن نفیر کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا، انہوں نے مجھ سے پوچھا کہ کیا تم سورۃ المائدہ پڑھتے ہو؟ میں نے عرض کیا جی ہاں!

• انہوں نے فرمایا کہ یہ سب سے آخر میں نازل ہونے والی سورت ہے، اس لیے تمہیں اس میں جو چیز حلال ملے، اسے حلال سمجھو اور جس چیز کو اس سورت میں حرام قرار دیا گیا ہو اسے حرام سمجھو، پھر میں نے ان سے رسول اللہ ﷺ کے اخلاق کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا: قرآن۔

الْيَوْمَ أُحِلَّ لَكُمْ الطَّيِّبَاتُ وَطَعَامُ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ حِلٌّ لَكُمْ وَطَعَامُكُمْ حِلٌّ لَهُمْ
وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ الْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكُمْ إِذَا آتَيْتُمُوهُنَّ
أُجُورَهُنَّ مُحْصِنِينَ غَيْرَ مُسَافِحِينَ وَلَا مُتَّخِذِي أَخْدَانٍ وَمَنْ يَكْفُرْ بِالْإِيمَانِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهُ
وَهُوَ فِي الْآخِرَةِ مِنَ الْخَاسِرِينَ (5)

آج کے دن تمہارے لیے تمام پاکیزہ چیزیں حلال کر دی گئیں، اور اہل کتاب کا کھانا تمہارے لیے حلال ہے اور تمہارا کھانا ان کے لیے حلال ہے، اور پاک دامن عورتیں اور تم سے پہلے جنہیں کتاب دی گئی ان کی پاک دامن عورتیں (بھی نکاح کے لیے حلال ہیں) جب کہ تم انہیں ان کے مہر دے کر قید نکاح میں لانے والے ہو، نہ کہ بدکاری کرنے والے اور نہ چھپے دوست بنانے والے۔ اور جو کوئی ایمان کا انکار کرے گا تو یقیناً اس کا عمل ضائع ہو گیا اور وہ آخرت میں خسارہ پانے والوں میں سے ہو گا۔

• وَطَعَامُ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ حِلٌّ لَكُمْ •

* اہل کتاب (یہود و نصاریٰ) کا طعام،

* جس میں ذبحہ بھی شامل ہے

* مسلمانوں کے لیے حلال ہے،

* بشرطیکہ انھوں نے غیر اللہ کے نام پر ذبح نہ کیا ہو اور واقعی ذبح کیا ہو۔

* جدید دور کے ذبح کرنے کے طریقے درست نہیں

* کیونکہ ان طریقوں سے جسم سے بہتا ہوا خون پوری طرح باہر نہیں نکلتا

جو حرام ہے، اس لیے ایسے جانور کا گوشت کھانا درست نہیں۔

اگر صحیح ذبح کیا ہو تو پھر ٹھیک ہے۔

وَطَعَامُ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ

اور کھانا ان کا جو دیئے گئے کتاب

حِلُّ لَكُمْ

حلال ہے تمہارے لیے

وَطَعَامُكُمْ حِلُّ لَّهُمْ

اور کھانا تمہارا حلال ہے ان کے لیے

اہل کتاب کا حلال ذبیحہ کھانے کی دلیل

• اہل کتاب کا ذبیحہ کھانے سے متعلق حدیث ہے کہ خیبر کی فتح کے بعد نبی کریم ﷺ کو (ایک یہودی عورت کی طرف سے) بکری کے گوشت کا ہدیہ پیش کیا گیا جس میں زہر ملا ہوا تھا اور آپ نے اس میں سے کچھ کھایا

• اسی طرح بعض صحابہ نے بھی وہ چربی کھائی جو خیبر میں یہودیوں سے حاصل ہوئی تھی

جو چیزیں شریعت میں حرام ہیں وہ کھانا حرام ہی ہیں
جیسے مردار، خون، خنزیر کا گوشت وغیرہ،

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَابْتَغُوا إِلَيْهِ الْوَسِيلَةَ وَجَاهِدُوا فِي
سَبِيلِهِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ (35)
اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ سے ڈرو اور اس (کے قرب) کا وسیلہ تلاش کرو اور
اس کی راہ میں جہاد کرو تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ۔

وسیلے سے مراد

ہر وہ نیک عمل ہے جو اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کا ذریعہ بن سکے
اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کے لئے نیک اعمال کو وسیلہ بناؤ۔

جہاد

لفظی معنی

کوشش محنت

قرآنی اصطلاح

بعض مرتبہ دین پر عمل
کرنے کے لئے ہر قسم کی
کوشش کو بھی جہاد کہا جاتا

عام طور سے اللہ تعالیٰ کی
رضا جوئی کے لئے دشمنوں
سے لڑنے کے

یہاں دونوں معنی مراد ہو سکتے ہیں

وسیلے کی جائز صورتیں

اپنے ہی نیک اعمال کو وسیلہ بنانا ہے

کسی زندہ شخص کو اپنی دعا کی قبولیت کے لیے
وسیلہ بنانا

وسیلہ ایک مقام کا نام بھی ہے

اذان کے بعد جو دعا سکھائی گئی ہے اس میں ہر مسلمان رسول اللہ کے لیے
دعا مانگتا ہے کہ یا اللہ آپ کو وسیلہ عطا فرما۔

آپ نے فرمایا جو شخص میرے لیے وسیلہ کی دعا کرے گا
میں اس کی شفاعت کروں گا

اصل وسیلہ جہاد ہے

اخروی کامیابی کے لیے بہترین وسیلہ تو جہاد ہے

اذان کے بعد کی دعا

اَللّٰهُمَّ رَبَّ هَذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلَاةِ الْقَائِمَةِ، اَنْتَ مُحَمَّدٌ الْوَسِيْلَةُ وَالْفَضِيْلَةُ،
وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا الَّذِي وَعَدْتَهُ

اے اللہ! اس دعوتِ کامل اور قائم ہونے والی نماز کے رب! محمد کو وسیلہ اور فضیلت عطا فرما اور انہیں اس مقامِ محمود پر فائز فرما جس کا تو نے ان سے وعدہ فرمایا ہے۔

صحیح البخاری: 614



غور و فکر اور عمل کے نکات



♦ کسی کے بھی دنیاوی یا دینی عیب / برائی سرعام نشر کرنا اللہ کو پسند نہیں۔ لیکن مظلوم ظالم کے خلاف اپنی آواز بلند کر سکتا ہے۔
راسخ العلم کی پہچان کہ جس میں یہ چار چیزیں پائی جاتی ہوں۔ (1) اس کے اور اللہ کے درمیان تقویٰ پایا جاتا ہو (2) اس کے اور مخلوق کے درمیان عاجزی پائی جاتی ہو۔ (3) اس کے اور دنیا کے درمیان بے رغبتی ہو۔ (4) اس کے اور اس کے نفس کے درمیان مجاہدہ پایا جاتا ہو۔

♦ دین میں غلو سے بچیں کیونکہ پہلی قومیں غلو کی وجہ سے تباہ و برباد ہوئیں۔ (سنن ابن ماجہ)
جن گھروں میں قرآن پڑھا جاتا ہے وہ گھر روشن ہو جاتے ہیں۔ "وہ گھر آسمان والوں کو ایسے نظر آتا ہے جیسے زمین والوں کو ستارے"۔
(مفہوم حدیث)

♦ سورہ المائدہ کہ شروع میں ہی عقود / عہد و پیمان کو پورا کرنے کی بات کی گئی اس میں وہ تمام وعدے شامل ہیں جو اللہ نے ہم پر فرائض و واجبات کی صورت میں لازم کیے ہیں اور وہ وعدے بھی جو ہم ایک دوسرے کے ساتھ کرتے ہیں۔ کیا ہم نے کبھی سوچا کہ آخرت میں ان وعدوں کے بارے میں پوچھا جائے گا؟

♦ ہمارا دین ادب و احترام کا دین ہے وہ تمام چیزیں جن کا تعلق خاص اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہو ان کا ادب اور تعظیم لازم ہے۔ جیسے قرآن کی مساجد کی اذان کی تعظیم۔۔۔

♦ دین مکمل ہو چکا الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ.. اس میں نئی چیزیں ایجاد کرنا بدعت و گمراہی ہے۔

اپنے مال جان وقت صلاحیتیں قربان کرتے ہوئے ہمارے اندر اخلاص اور تقویٰ ہو کیونکہ قربانیاں صرف تقویٰ والوں کی قبول ہوں گی
إِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللَّهُ مِنَ الْمُتَّقِينَ۔۔

♦ اصل وسیلہ سخت محنت و کوشش ہے۔ جس کو اللہ کی محبت مل جائے اس کے لیے کوئی کام مشکل نہیں رہتا، چاہے وہ کتنا ہی مشکل نظر آئے۔

♦ ان لوگوں کی دوستی سے بچیں جو دین اور دین والوں کا مذاق اڑاتے ہیں۔

اللہ کا یہ لطف و کرم ہے کہ فتنہ گناہ کرنے والوں کو بھی کہہ رہے ہیں کہ یہ توبہ و استغفار کیوں نہیں کرتے۔

أَفَلَا يَتُوبُونَ إِلَى اللَّهِ وَيَسْتَغْفِرُونَهُ

♦ قناعت اختیار کریں یعنی جو اللہ نے عطا کیا اس پر راضی ہو جائیں۔ سچے ایمان کا فائدہ کہ انسان میں قناعت آ جاتی ہے ہم و غم نکل جاتا ہے۔

ہمارا ہم و غم آخرت کی تیاری ہونا چاہیے۔

♦ اللَّهُمَّ اجْعَلْ هَمِي الْآخِرَةِ

غور و فکر اور عمل کے نکات



1. اگر ہم چاہتے ہیں کہ اللہ ہمیں معاف کر دیں تو ہمیں چاہیے کہ ہم لوگوں کو معاف کر دیں
2. ظلم کو دور کرنے کے لیے ظلم نہیں کرنا چاہیے
3. وعدے پورے کرنے چاہیے۔ commitments پوری کرنی چاہیے
4. دشمنی میں بھی عدل و انصاف پر قائم رہنا چاہیے
5. نیکی اور تقویٰ کے کاموں میں ایک دوسرے کا ساتھ دینا چاہیے
6. اللہ تعالیٰ برائی کو بلند آواز سے نشر کرنے اور پھیلانے کو ناپسند کرتا ہے
7. راسخون فی العلم اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرتے ہیں، بندوں کے ساتھ عاجزی کا معاملہ کرتے ہیں، دنیا سے بے رغبت ہوتے ہیں اور اپنے نفس کے ساتھ سختی برتتے ہیں
8. پورے پارے کا بنیادی پیغام در گزر کا ہے۔ در گزر سے کام لینا چاہیے
9. دین میں غلو نہیں کرنا چاہیے۔
10. اللہ کی محبت صرف تمناؤں سے حاصل نہیں ہوتی بلکہ نیکی کے کام کرنے سے حاصل ہوتی ہے

• علم والوں کے لیے تمام مخلوق بخشش کی دعائیں کرتی ہے

۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

علم والوں کے لیے تمام مخلوق بخشش کی دعا کرتی ہے حتیٰ کہ سمندر میں مچھلیاں بھی

یعنی آپ علم میں مشغول ہو جاتے ہیں اور بعض اوقات اپنے لیے دعا کا وقت نہیں ملتا تو آپ کے لیے دوسری مخلوق دعا کرنے لگتی ہے، خاص طور پر استغفار کسی اور عمل پر ایسی دعائیں نہیں ملتی جیسی علم کے سیکھنے اور سکھانے پر ملتی ہیں

۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

یقیناً اللہ اور اس کے فرشتے اور تمام اہل زمین اور اہل آسمان یہاں تک کہ چوٹی اپنے سوراخ میں اور مچھلیاں بھی اس شخص کے لیے دعائے خیر بھیجتے ہیں اور رحمت کی دعا کرتے ہیں جو لوگوں کو بھلائی کی باتیں سکھاتا ہے

غور و فکر اور عمل کے نکات



سیکھی ہوئی بات دوسروں سے شیئر کریں۔

• علم کے ذریعے جنت کے راستے آسان ہو جاتے ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کوئی شخص علم کا راستہ اختیار کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت کا راستہ آسان کر دے گا یہ سفر جنت کی طرف جانے کا سفر ہے یہ سفر کسی کلاس روم کے لیے نہیں کسی مجلس کے لیے نہیں اس میں نیت جنت کا حصول ہونی چاہیے اس لیے علم حاصل کرنے میں نیت جنت کا حصول ہونی چاہیے۔

• یہ وہ علم ہے جو دنیا کے علاوہ مرنے کے بعد بھی فائدہ دینے والا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب انسان مر جاتا ہے تو اس کے تمام اعمال منقطع ہو جاتے ہیں سوائے تین چیزوں کے ان میں سے ایک صدقہ جاریہ، یا ایسا علم جو نفع مند ہو یا نیک اولاد جو اس کے لیے دعا کرے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن کو اپنی وفات کے بعد جو اس کے عمل اور اس کی اچھائیاں پہنچتی ہیں ان میں یہ بھی ہے

۱۔ جس علم کی اس نے تعلیم دی اور اسے پھیلایا (یعنی مرنے کے بعد بھی نفع کا سلسلہ جاری رہتا ہے مرنے کے بعد بھی آپ کا پرافٹ آپ کو ملتا رہتا ہے)

۲۔ نیک اولاد جو پیچھے چھوڑی۔

۳۔ قرآن مجید کا نسخہ جو کسی کو وراثت میں ملا (یعنی آپ کا قرآن تھا یا آپ نے اسے کسی کو لے کر دیا جس سے وہ پڑھ رہا ہے)

۴۔ مسجد جو اس نے تعمیر کی، مسافر خانہ جو اس نے قائم کیا، نہر جو اس نے جاری کی (نہر کنواں، پانی کانل کوئی بھی ایسی چیز جس سے مخلوق کو پانی ملتا رہے)

۵۔ صدقہ جو اس نے اپنی زندگی میں صحت کی حالت میں نکالا (یعنی کوئی بیماری، پریشانی نہیں پھر بھی صدقہ نکالا)

ان سب کا ثواب اس کی موت کے بعد اسے ملتا رہے گا۔

اس لیے ہمیں ایسے کاموں کے لیے حریص رہنا چاہیے جو ہمیں مرنے کے بعد بھی فائدہ دیں یہ کس قدر نفع کا سودا ہے۔



ہر قسم کے گناہ کی بخشش کا سوال

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ذَنْبِيْ كُلَّهُ دِقَّةً وَجِلَّةً وَّاَوَّلَهُ وَاٰخِرَهُ وَعَلَانِيَةً وَسِرَّهُ

اے اللہ! میرے سب گناہوں کو بخش دے تھوڑے ہوں یا بہت، گزشتہ ہو یا موجودہ، کھلے ہوں یا چھپے

(صحیح مسلم، کتاب الصلاۃ: 1084)

